FOA | FRIENDS OF AL-AQSA PEACE IN PALESTINE

مسجد الاقصی – انبیاء(علیہم السلام) کی مسجد

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

صرف دو مقامات اس پوری زمین پر ایسے ہیں جو "اللہ کے گھر" کہلائے جاتے ہیں، پہلے انسان آدم (علیه السلام) سے لے کر آج تک۔ پہلا مقام کعبہ ہے جو مکه مکرمه میں ہے۔ دوسرا مقام مسجد الاقصی ہے۔

:صحابی ابو ذر (رضی اللہ عنه) نے ایک بار نبی اکرم (صلی اللہ علیه وآله وسلم) سے پوچھا

یا رسول اللہ! سب سے پہلے زمین پر کونسی مسجد تعمیر کی گئی؟" آپ نے فرمایا "مسجد الحرام (مکه میں)۔" میں نے کہا "پھر کونسی مسجد؟" آپ نے فرمایا "مسجد الاقصی۔" میں نے کہا "ان کے درمیان کتنا عرصه تھا؟" آپ نے فرمایا "چالیس سال۔" (بخاری)

بہت سے علماء کے مطابق ان دونوں کو آدم (علیه السلام) نے اس دنیا میں جنت سے نازل ہونے کے بعد تعمیر کیا تھا۔ (ابن حجر، ابن ہشام، ابن جوزی)

تاہم ان دونوں مقدس مقامات میں سے صرف ایک ہی کو یه امتیاز حاصل ہے که یه بہت سے انبیاء کی مسجد ہے۔ وہ ہے مسجد الاقصی۔ حقیقت یه ہے که اس کے ہر حصے پر کسی نبی یا فرشتے نے نماز ادا کی ہے اور ہر نبی نے یہاں نماز ادا کی ہے (ایک نماز میں جس کی امامت ہمارے نبی (صلی اللہ علیه وآله وسلم) نے کی تھی)

بیت المقدس کو انبیاء نے تعمیر کیا اور انبیاء نے اس میں قیام کیا۔ " :ابن عباس (رضی اللہ عنه) فرماتے ہیں اس میں ہاتھ کے ایک بالشت کے برابر بھی جگه ایسی نہیں ہے جہاں کسی نبی نے نماز نه پڑھی ہو یا کسی فرشتے نے قیام نه کیا ہو۔" (ترمذی)

:مشہور مفسر قرآن ابن کثیر (اللہ ان پر رحم فرمائے) ہماری نبی کی "شب معراج" کی داستان سناتے ہیں

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: "...پھر میں نے چھوڑ دیا اور تھوڑی دیر نہ گزری کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور کسی نے نماز کے لیے اذان دی اور نماز قائم ہو گئی۔" آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مزید فرمایا "جب ہم صفوں میں کھڑے ہو گئے انتظار کرتے ہوئے کہ کوئی آئے اور ہماری امامت کرے، جبرائیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر امامت کرنے کو کہا اور میں نے نماز کی امامت کی۔ نماز مکمل کرنے کے بعد جبرائیل نے مجھ سے پوچھا 'اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پیچھے کون نماز پڑھ رہا تھا؟' میں نے کہا 'نہیں'۔ انھوں نے کہا 'ہر نبی جو اللہ نے بھیجا تھا آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا۔' پھر جبرائیل نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم آسمان کی طرف راوانہ ہوگئے

حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ ہمارے لئے بے حد اہمیت کا حامل ہے کیونکہ

یہ ہمیں ہمارے مقصد کی اہمیت بتاتی ہے اور یہ کہ اگر ہم اپنے مقصد سے بھٹک جائیں تو اللہ نے توبہ کے ذریعے ہمیں معاف کرنے کی اجازت دی ہے۔

آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں اور حوا کو جنت میں داخل کیا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ کے احکامات پر عمل نہیں کیا تو انہیں زمین پر اتار دیا گیا۔ توبہ کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی مغفرت کے بعد انہوں نے ایک ساتھ سفر کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کو خانہ کعبہ اور پھر مسجد اقصیٰ کی تعمیر کا حکم دیا گیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد بہت سے ابتدائی نبی آئے اور اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کی زندگی اور تبلیغ کے بارے میں بہت کم تفصیلات موجود ہیں۔ البتہ اللہ کے اگلے بڑے نبی حضرت نوح علیہ السلام تھے۔ یہ ان کی تبلیغ کے دوران تھا کہ عظیم سیلاب آیا اور زمین پر جو کچھ تعمیر کیا گیا تھا وہ تباہ ہو گیا۔ اس میں دونوں مقدس مساجد شامل تھیں۔

حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصہ اس لیے بھی اہم ہے کہ یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نافرمانی کرنے والوں کو سزا دینے پر قادر ہے۔ اور یہ عذاب صرف آخرت تک محدود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے گناہوں سے محفوظ رکھے اور ہم سب کو اپنے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سیلاب کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ خانہ کعبہ کی تعمیر نو کریں۔ اس کی تکمیل کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں اپنے دوسرے بیٹے اسحاق علیہ السلام کے پاس چلے گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں انہوں نے مسجد الاقصی کی تعمیر نو کی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک قابل ذکر شخصیت تھے۔ ان کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں تھا، انہوں نے بچپن میں استدلال کے ذریعے اللہ کو پایا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سے حیرت انگیز نبیوں کا باپ بنا کر نوازا جن میں ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں۔

ہم مسجد الاقصی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہ صرف مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ بلکہ یروشلم میں مسجد الاقصی کی تعمیر بھی کی تھی۔ ان کی وراثت کچھ ایسی ہے جس کی ہمیں حفاظت کرنے کی ضرورت ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ کی تعمیر نو کے بعد یہ وہ علاقہ تھا جہاں ان کے بیٹے اسحاق علیہ السلام اور ان کی اولاد رہتی تھی اور اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ ان کے بیٹے یعقوب (ع) اور ان کے بچے جن میں یوسف علیہ السلام بھی شامل تھے، مسجد الاقصی کے ارد گرد رہتے تھے۔

بچپن میں یوسف علیہ السلام کو غلامی میں بیچ دیا گیا اور مصر لے جایا گیا۔ بہت سی آزمائشوں اور ناانصافیوں کے بعد ، یوسف علیہ السلام نے اپنی امانت داری ثابت کی اور بادشاہ نے انہیں عزیز (وزیر) کے عہدے پر فائز کیا۔ انہیں خشک سالی کے طویل سالوں کے دوران فصلوں اور راشن کا انتظام کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ قحط کے وقت ان کے والد یعقوب علیہ السلام اور ان کے اہل خانہ مصر چلے گئے اور وہاں ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔

حضرت یعقوب (ع) کی کہانی - جنہوں نے صرف اللہ سے اپنی رنج و غم کی شکایت کی، اور یوسف علیہ السلام جن پر جھوٹا الزام لگایا گیا اور بے گناہ ہونے کے باوجود کئی سال قید میں گزارے گئے، آزمائشوں اور مصائب میں صبر کی اہمیت کا سبق ہے، اور اللہ ہماری دعاؤں کو سن رہا ہے اور ان کا جواب دے گا، چاہے کچھ دیر بعد ہی کیوں نہ ہو۔

ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خبردار کیا ہے:

"مظلوموں کی دعا سے بچو، کیونکہ وہ بادلوں سے اوپر لے جائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم، میں تمہاری مدد کروں گا چاہے کچھ دیر بعد ہی کیوں نہ ہو۔" (ترمذی)

فلسطین کی موجودہ صورتحال میں ہم واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ مظلوم لوگ کون ہیں اور ہمیں ہر ممکن طریقے سے ان کی مدد کرنی چاہیے۔ قیامت کے دن اگر اللہ ہم سے پوچھے کہ ہم نے ان کی مدد کیوں نہ کی تو یہ کتنا افسوسناک ہو گا۔

ان دونوں انبیاء (علیہ السلام) اور ان کے خاندان کے مصر جانے کے بعد ان کے خاندان نے وہاں خوشحالی پائی جب تک کہ حالات اس حد تک نہ بدل گئے کہ وہ ستائے جانے لگے۔ اور اس مشکل وقت میں، فرعون کے دور میں، موسی (علیہ السلام) اور ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) پیدا ہوئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرعون کے ظلم سے بچایا۔ فرعون کی ظلم کی وجہ سے اللہ نے انہیں اور ان کے سپاہیوں کو سزا دی۔ اللہ آج فلسطین کے لوگوں کی حفاظت فرمائے جو اسی طرح کے ظلم کا شکار ہیں۔

موسی (علیہ السلام) اپنی قوم کو صحرا سے گزارتے ہوئے اپنے مشترکہ آباؤ اجداد ابراہیم (علیہ السلام) کے گھر واپس لانے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن ان کے پیروکاروں کی اللہ سے ناشکری (جنہوں نے انہیں فرعون سے بچایا) اور گناہ (گائے کے بت کو سجدہ کرنے کا انتخاب) کی وجہ سے وہ سب طویل سفر کے دوران یروشلم نہیں پہنچ سکے اور انہیں مقدس سرزمین کو دیکھنے کا اعزاز بھی نہیں دیا گیا تھا۔ صرف ان کے بچے، جو ان جرائم سے بے قصور تھے، انہیں مقدس سرزمین میں داخل ہونے کی اجازت تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے لوگوں کی رہنمائی کرنے کی کوشش میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ موسیٰ (ع) کو اپنی قوم کی رہنمائی کرنے میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اللہ کی نافرمانی کے باوجود، موسیٰ (ع) صبر کے ساتھ ان کی رہنمائی کرتے رہے، اور یہ دعا کرتے رہے کہ وہ اور ان کی قوم مسجد اقصیٰ کی مقدس سرزمین تک پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے قبل انہیں مسجد اقصیٰ کی مقدس سرزمین کا نظارہ عطا کر کے ان کی دعا پوری کی۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی تھی۔

ہمیں بھی مسجد اقصیٰ کی زیارت کے لیے دعا اور کوشش کرنی چاہیے۔ ہمیں اس کے دیکھنے اور اس میں عبادت کرنے کا شرف حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ یہ شرف ہر کسی کو نہیں ملتا۔

جس زمانے میں بنی اسرائیل (اولاد یعقوب علیہ السلام) مصر میں تھے، مسجد اقصیٰ خستہ حالی کا شکار ہو چکی تھی۔ چنانچہ جب موسیٰ (علیہ السلام) انہیں واپس لے گئے تو انہوں نے ایک خالی جگہ دیکھی۔

اسی وقت حضرت داؤد علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام وہ تھ جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبی اور اپنی قوم کا بادشاہ بننے کی توفیق دی۔ داؤد (ع) نے اپنی قوم کو ان کے دشمنوں سے بچایا۔ اور اللہ کے حکم سے مسجد اقصیٰ کی تعمیر نو کا آغاز ہوا۔ تاہم اس کے مکمل ہونے سے پہلے ہی ان کا انتقال ہوگیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے سلیمان علیہ السلام نبی اور بادشاہ بنے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے حیرت انگیز دور حکومت میں ہی مسجد الاقصی ٰ مکمل ہوئی۔

داؤد (ع) اور سلیمان (ع) دونوں ہمیں ایک اہم سبق سکھاتے ہیں - کہ یہ صرف قائدین کی ذمہ داری نہیں ہے، بلکہ یہ ذمہ داری ان لوگوں پر بھی عائد ہوتی ہے جنہیں اللہ نے مدد کرنے کے ذرائع اور صلاحیت سے نوازا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک ایسے شخص تھے جنہیں سب کچھ پیچھے چھوڑنا پڑا اور غربت میں انہوں نے اپنے غریب لوگوں کو مسجد الاقصی کی زیارت کی طرف راغب کیا۔ داؤد (ع) اور سلیمان (ع) دونوں بادشاہ تھے جن کے پاس طاقت اور دولت تھی اور وہ مسجد الاقصی کی بھی عبادت کرتے تھے۔ ہمارے وسائل اور صلاحیت کچھ بھی ہو، ہمیں بھی ان کی مثال پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور - اللہ کی رضا کے لیے - مسجد اقصیٰ کی تعظیم، زیارت اور/یا حمایت کرنا چاہیے۔

حضرت سلیمان علیه السلام کے بعد بہت سے دوسرے انبیاء مسجد الاقصی کے ارد گرد رہتے تھے اور اس کی بابرکت سرزمین میں باقاعدگی سے عبادت کرتے تھے۔ حضرت زکریا علیه السلام، حضرت یحییٰ علیه السلام حضرت مریم علیہا السلام جن کی فضیلت کا ذکر قرآن اور حضرت عیسیٰ علیه السلام اور ان کی والده مجید میں آیا ہے، سب مسجد الاقصی ٰکی مقدس سرزمین پر رہتے تھے اور عبادت کرتے تھے۔

یقینا ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیه وسلم جو آخری نبی ہیں ان نبیوں کی فہرست میں شامل ہیں جنھوں نے مسجد الاقصی میں نماز ادا کی ہے۔ مسجد الاقصی کے ساتھ ان کا تعلق ایک علیحدہ گفتگو کے لائق ہے، لہٰذا فی الوقت صرف یاد دہانی کے طور پر مندرجہ ذیل حدیث ان کے لیے اور ہمارے لیے مسجد الاقصی کی اہمیت کو بیان کرنے کے لیے کافی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا:

''کسی مسجد کی زیارت کے لیے سفر نه کرو سوائے تین کے:

میری مسجد، مسجد الحرام اور مسجد اقصیٰ۔

(بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں مسجد اقصیٰ اور اس کے لیے سچی محبت اور تعریف پیدا فرمائےاور اللہ تعالیٰ ہم سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کو ان لوگوں میں شامل ہونے کا اجر عطا فرمائے جو مسجد الاقصی اور اس کے لوگوں کی حفاظت کے خواہاں ہیں۔

آخر میں، براہ کرم تین نکات یاد رکھیں جنھیں ہم سب کو اپنانے کی ضرورت ہے تاکه ان لوگوں میں شمار کیا جا سکے جو واقعی مسجد الاقصی اور اس کے لوگوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔

مسجد اقصیٰ اور اہل فلسطین کو جتنی بار ہو سکے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اپنے اہل خانه کے ساتھ مسجد اقصیٰ جانے کی کوشش کریں۔ آپ وہاں مسجد کے دفاع میں مدد کے لیے جا رہے ہیں، اور اس کے لوگوں کو امید اور مدد فراہم کر رہے ہیں۔

وہاں جو کچھ ہو رہا ہے اس سے باخبر رہیں، اور الاقصی کی صورتحال کے بارے میں بات کرنے/ای میل کرنے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کرنے کے لیے جو کچھ بھی ہو سکے اس میں حصه لیں۔

یاد رکھیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے که آپ اس طرح کے اعمال کو کتنا ہی چھوٹا یا معمولی سمجھتے ہیں، آپ کے اور میرے لیے وہ ایک ایسا عمل ہو سکتا ہے جس کا بدله اللہ ہمیں اپنی رحمت اور بخشش سے نوازتا ہے۔

اللهم احفظ فلسطين وأهل فلسطين،

والقدس وأهل القدس

والأقصى وأهل الأقصى

واربط على قلوبهم وثبتهم

يا رب العالمين .

اے اللہ! فلسطین اور اہل فلسطین کی حفاظت فرما اور قدس اور اہل قدس کی حفاظت فرما اور مسجد اقصیٰ اور مسجد اقصیٰ کی حفاظت فرما اور ان کے دلوں کو مضبوط اور ثابت قدم رکھ اے رب العالمین .